© rasailojaraid.com

حُرمتِ رسول ﷺ اور مذہبی و سیاسی بہروپیے

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں صرف مسلمان کو یہ جذبہ صادقہ ودیعت فرمایا ہے کہ یہ اپنی تمام تر عملی کمزوریوں کے باوجود امام اعظم، سید کل کائنات حضرت محمد ﷺ سے محبت کے متعلق کبھی بھی مداہنت کا شکار نہیں ہوتا۔ جبکہ دوسرے گروہ، فرقے یا قومیں اپنے ہادی، راہنما اور لیڈر اور قائد پر نہ صرف کہ تنقید کرتے ہیں۔ بلکہ اس کی مخالفت بھی کریں گے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات تو قتل کے درپے ہو جاتے ہیں اور کبھی اسے قتل کرنے کی رسوائی کا داغ بھی اپنی پیشانی پر سجا لیتے ہیں۔ مگر ایک مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مومن مسلمان ہوگا ہی اس وقت جب وہ اپنی تمام تر ظاہری (مال و دولت، عزیز و اقارب، بیوی، بچے، والدین حتیٰ کہ اپنی جان) اور باطنی (ہمہ قسم کی خواہشات) محبوب چیزیں ''والی بطحاء ﷺ'' کے ادنیٰ اشارہ آبرو پر قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہے۔

بھلا! جس شخص کو یہ معلوم ہو کہ عرش کے رب نے ارشاد فرمایا ہے ''کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے تمام معاملات میں حضرت محمد ﷺ کو اپنا حکم و فیصل تسلیم نہیں کرتا اور پھر آپ ﷺ کے فیصلے کو دل کی خوشی سے قبول نہیں کر لیتا۔'' نیز ارشاد فرمایا ''کسی مومن مرد یا مومنہ عورت کو یہ اختیار نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کیے ہوئے فیصلہ میں کسی قسم کی کمی بیشی کریں۔ (ان کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا فیصلہ ہی حرف آخر ہے اور اس میں کسی قسم کی چوں و چراں کرنے کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔'' یہ اصول و قانون بیان فرما دیا کہ اس کی روشنی میں اب جس کا جی چاہے وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے اور جسے یہ پابندیاں قبول نہیں ہیں، اس کے اسلام کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں۔ وہ بے شک اسلام کی غلامی کو قبول نہ کرے۔ پھر امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے یوں ارشاد فرمایا ''کہ اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنے جان و مال حتیٰ کہ ساری کائنات سے بڑھ کر مجھے محبوب نہ سمجھے۔'' نیز ارشاد فرمایا کہ ''آدمی کے مومن بننے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی تمام خواہشات اور آرزوؤں کو میری شریعت (قرآن و حدیث) کے تابع و مطیع کر دے۔'' جس شخص نے ان واضح اور روشن فرامین کے جاننے کے بعد قصر اسلام میں قدم رکھا ہے وہ کبھی بھی آپ ﷺ کی محبت اور حرمت و ناموس کے متعلق دو رائے نہیں رکھ سکتا، بلکہ ماضی قریب کے عظیم اہل حدیث ادیب و شاعر مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں بانگ دہل یہ اعلان کرے گا

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
باوجود اس کے میں مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

لیکن جن لوگوں نے جذبہ صادقہ سے نہیں بلکہ وقتی مصلحتوں کے پیش نظر اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے اپنے تعلق کو ظاہر کیا نہ اس وقت انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے قبول فرمایا اور نہ ہی بعد میں ان کیلئے اسلام کے دامن میں کوئی گنجائش ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کیلئے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت و ناموس اور وقار و شان کوئی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ انہیں ہر دور میں اور ہر قسم کے حالات میں اپنے مفادات عزیز ہیں، جنہیں وہ ہر قیمت پر سمیٹنے کی کوشش کرے گا۔ مثلاً موجودہ حالات میں ہی آپ دیکھ لیں کہ بعض یورپین ممالک کی طرف سے امام کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کی توہین کرنے پر عالم اسلام سراپا احتجاج ہے اور شدید غم و غصہ کا اظہار کر رہا ہے۔ لیکن پاکستان میں کچھ ازلی منافق، بدعہد اور درہم و دینار کے بندے حکومت سے اپنا ریٹ بڑھانے کے چکر میں ہیں اور اس کیلئے بولی لگ رہی ہے۔ جونہی حکومت نے جیب گرم کر دی یہ ڈرامہ باز (جنہیں ''مدیر ترجمان الحدیث'' نے مداری سیاستدان کا نام دیا ہے) مذہبی و سیاسی بہروپیے اپنی اپنی پٹاریاں سمیٹ کر ''منصورہ'' و ''ڈیرہ'' کا رخ کر لیں گے اور عوام بے چارے بیچ چوراہے کے پکار اٹھیں گے۔

آج دی خبر
ف۔ ر۔ ی

کرنی تھی بے وفائی تو پہلے ہی بتا دیتے
(دوسرا مصرعہ شاید میں چاہنے کے باوجود نہیں لکھ سکا)

بھلا! جن لوگوں نے کلمہ طیبہ پڑھنے کے باوجود پیغمبر کائنات ﷺ سے آخری حد تک بے وفائی کی ہے کہ آپ کی شریعت مطہرہ کے مقابلہ میں پوری کی پوری شریعت ہی ایجاد کر لی (یہی وجہ ہے کہ ان کے پیدائش سے لے کر وفات تک تمام امور، معاملات اور مسائل قرآن و حدیث کے خلاف ہیں، وہ کلی طور پر ہوں یا جزوی) کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے تحفظ کیلئے جانیں قربان کریں گے.....؟ سرکاری عہدے اور ممبریاں چھوڑیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ بے چارے تو اپنی سابقہ بدکرداریوں کی وجہ سے عوام کی زبانی حمایت بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ قوم ان کی اپیل پر ان کی خواہشات کا ایندھن بنے۔ کوئی تو ان کم بختوں سے پوچھے کہ نالائقو! تم آپ ﷺ کے خاکوں پر کس منہ سے احتجاج کرتے ہو۔ تم نے تو امام اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں پورے کے پورے بت کھڑے کر لیے ہیں۔ کسی نے امامت کا بت تراشا، تو کسی نے پیری، مریدی کا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عوام نے حقیقی طور پر رسول کریم ﷺ سے اپنی محبت کا ثبوت دیا ہے اور کفر اور اس کے آلہ کاروں اور حمائتیوں کو باور کروا دیا ہے کہ ایک مومن مسلمان اپنے عقیدے، مذہب، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی ناموس، عزت، حرمت، عزت، وقار، شان اور عظمت اور اس کے تحفظ کیلئے کوئی سودے بازی اور کمپرومائز نہیں کر سکتا۔ البتہ بعض لیڈران ذی وقار نے اپنی روایتی سستی اور غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے اور بعض نے اس سے اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی مذموم سعی کی ہے۔ رہی حکومت اور ارباب حکومت تو ان کا کردار ڈنمارک اور دیگر یورپین ممالک کے بدبخت کافر گستاخان رسول ﷺ سے بھی زیادہ شرمناک، ذلت آمیز، افسوسناک اور بے غیرتی کا مظہر ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اب تک کوئی بھی حکومت اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے وفاداری میں مثالی نہیں رہی، لیکن پرویز مشرف کی سربراہی و نگرانی میں موجودہ حکومت نے تو بے شرمی و بے غیرتی کے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں۔ آپ نے اخبارات میں نچلی سطح کے حکومتی کارندوں کے یہ بیانات اکثر پڑھے ہوں گے کہ احتجاج مسلمانوں کا حق ہے۔ ان سے پوچھئے کیا آپ مسلمان نہیں؟ آپ احتجاج میں کیوں شریک نہیں ہوتے؟ (یہ سب کی بات نہیں بعض لوگ احتجاج میں شریک بھی ہیں۔) اور اعلیٰ سطحی جو حکومتی کردار ہیں، انہیں تو شاید ڈھنگ کا بیان دینے کی بھی توفیق نصیب نہیں ہوئی، بلکہ الٹا اپنی قوم کو ڈرانے، دھمکانے اور پکڑ دھکڑ میں ہی مصروف رہے ہیں اور پرتشدد کارروائیاں کر کے اور اپنے ایجنٹوں سے توڑ پھوڑ کروا کر ملک و قوم کی نہ صرف بدنامی کا سبب بنے ہیں بلکہ احتجاجی مظاہروں پر اثر انداز ہونے کی کوشش بھی کی اور سرکاری ترجمان بھی صرف پوائنٹ سکور کرتے رہے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ اپنے بھائی سعودی عرب کی طرح فوری طور پر مجرم ممالک کے سفیر واپس بھیج دیئے جاتے اور اپنے سفیروں کو بلا لیا جاتا۔ ملک میں ان ممالک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا جاتا تو نہ صرف یہ مظاہرے نہ ہوتے بلکہ عالم کفر پر پاکستانی حکومت کی دھاک بیٹھ جاتی اور مزید یہ کہ کمزور اسلامی ملکوں کو حوصلہ مل جاتا۔ نیز اتمام حجت کیلئے حکومت کے بڑے بزرجمہروں کو یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اگر تم قیامت کے دن شفیع عاصیاں حضرت محمد کریم ﷺ کی شفاعت کی امید رکھتے ہو تو پھر تمہیں اپنے کردار پر نظر ثانی کرنا ہو گی اور رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کیلئے اپنی ذمہ داریوں کا احساس و پاس کرنا ہوگا۔ گستاخان رسول سے ہمہ قسم کے تعلقات کا جائزہ لے کر ان کیلئے نرم گوشہ ترک کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر ہادی کائنات حضرت محمد ﷺ کا فرمان یاد رکھیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''آدمی جس سے محبت کرے گا، قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔'' نیز ارشاد فرمایا ''جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے شمار ہوگا۔'' اب آپ کی مرضی ہے آپ کس صف میں کھڑا ہونا پسند کریں گے.........؟

آخر میں اپنی قوم کے جذبہ محبت و وفا اور عقیدت صدق و صفا کو خراج تحسین پیش کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ جو اپنی تمام تر عملی کمزوریوں کے باوجود ناموس رسالت ﷺ پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔ لیکن یہ گزارش کیے بغیر بھی نہیں رہا جا سکتا کہ اگر آپ کو واقعی رسول اللہ ﷺ سے محبت و عقیدت ہے تو پھر اپنی زندگی کو رسول اللہ ﷺ کی سیرت و کردار میں ڈھالیں۔ کفر اور کفار کے تمام رسم و رواج اور ثقافت سے نفرت کا اظہار کریں۔ میراتھن، ویلنٹائن ڈے، بسنت، نیو ایئر نائٹ، اپریل فول وغیرہ جیسے غیر شرعی اور یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور کفار کی یادگار اور مذہبی تہوار منانے اور منانے والوں کی حوصلہ افزائی کرنے سے گریز کریں۔ جس طرح حرمت رسول ﷺ کیلئے حکمرانوں کی دھمکیوں، مار پیٹ اور گرفتاریوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محبت رسول ﷺ کا ثبوت دیا ہے، اسی طرح ان خرافات اور بیہودہ رسومات کے خلاف بھی اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

© rasailojaraid.com